روداد خلافت کانفرنس

ستمبر ۱۹۲۰ء

اللہ اکبر



رُوداد

اجلاس چہارم

آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کلکتہ

بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۲۰ء

مع

ہدایات متعلقہ ترکِ موالات منجانب آنریری سکرٹریان سنٹرل خلافت کمیٹی
آف انڈیا بمبئی

سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا بھنڈی بازار بمبئی کی طرف سے شایع کیگئی

مطبع مصطفائی کمھارواڑہ دوسری گلی بمبئی نمبر ۲
مین طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا

بھنڈی بازار بمبئی

مورخہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء

کرم فرمائی نیاز مندان زاد عنایتہ

السلام علیکم ۔ رحمتہ اللہ و برکاتہ

آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کلکتہ کی تجاویز آپکی خدمت مین ارسال کیجاتی ہین۔ انھین غور سے ملاحظہ فرمائیے اور احباب مین تقسیم کیجئے۔

اب وقت آگیا ہے کہ گذشتہ کانفرسون کی تجاویز کو سرگرمی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جائے اور ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود ان پر عمل کرے بلکہ دوسرون کو بھی دعوت عمل دے۔

خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ سنٹرل خلافت کمیٹی کو اپنے نظام عمل کی ترتیب مین ایک گونہ کامیابی ہوئی ہے۔ مگر ہم کو اس پر تکیہ نہ کرنا چاہیے جب تک کہ ہر فرد اپنی ذمہ داری کو پورے طور پر محسوس نہ کرلے اور منظور شدہ تجاویز کو عملی صورت مین لانے کیلئے اپنی تمام قوتین صرف کردینے کے لئے تیار نہ ہوجائے۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ نے بھی اپنے اجلاس خصوصی مین سنٹرل خلافت کمیٹی کے راہ عمل یعنی ترک موالات کو منظور کرلیا ہے۔ گویا اب تمام ملک نے ترک موالات کی تحریک پر عمل کرنیکا متحدہ فیصلہ کرلیا ہے۔ اِس سے ہماری ذمہ داریونکی اہمیت بہت بڑھگئی ہے اور تمام ملک ہم سے توقع رکھتا ہے کہ جس تحریک مین ہم نے پیشقدمی کی تھی اُسے کامیاب بنانے مین ہم جان توڑ کوشش کرین۔

لہذا اب اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ تمام محبان اسلام و خلافت اپنے مقدس مذہب کی

عزت اور حرمت کے لیئے اِس تحریک کامیاب بنائین اور برادرانِ وطن و ہمدردانِ خلافت کیلئے مثال قائم کرین۔

اِس سے قبل سنٹرل خلافت کمیٹی کا کام یہ تھا کہ مسئلہ خلافت ' جزیرۃ العرب ' اور مقاماتِ مقدسہ اسلام کے متعلق مسلمانانِ ہند کو انکے مذہبی فرائض سے آگاہ کرے۔ اور اُن کے مذہبی مطالبات کو سلطنت برطانیہ اور مجلس صلح کے سامنے صاف اور صریح الفاظ مین پیش کردے۔ نیز انھین اُن مذہبی ذمہ داریون سے بھی آگاہ کردے جو ہر سہ مسائل مذکورہ کے متعلق مسلمانانِ ہند پر عائد ہوتی ہین۔

اِسی بنا پر **وفد خلافت** بہ سرکردگی **مولٰنا محمد علی صاحب** ممالکِ یورپ کو بھیجا گیا تھا الحمد للہ کہ وفد خلافت نے اپنے فرضِ منصبی کو پوری طور پر ادا کردیا اور اب دُنیا کی کسی حکومت کو یہ کہنے کی گنجائش باقی نہین رہی کہ دولِ متحدہ کو مسلمانانِ ہند کے مذہبی مطالبات کا پوری طور پر علم نہ تھا۔

علاوہ ازین وفد خلافت نے دلائل و براہین سے مدبرانِ یورپ پر ثابت کردیا کہ دولتِ عثمانیہ کے خلاف دولِ متحدہ کا جابرانہ فیصلہ انصاف اور حق پرستی کی رُو سے ہرگز ہرگز قابلِ تسلیم نہین ہوسکتا۔ اور اس سے دُنیا مین امن و امان کی توقع رکھنا بے سود ہے۔

وفد خلافت نے نہ صرف مسلمانانِ ہند کے مذہبی مطالبات کے تسلیم کیئے جانے پر زور دیکر وزرائے سلطنتِ برطانیہ اور ارکینِ مجلس صلح کو دُنیا مین امن و امان قائم کرنیکا نیک مشورہ دیا بلکہ مسلمانانِ عالم کو باہم متحد اور متفق کردیا جسکے نتائج اسلام کی بہبودی کیلئے مفید ثابت ہونگی مگر طاقت کے نشہ مین سرشار حکومتون نے اس دعوتِ حق کو جو کہ ہمارے وفد خلافت نے انھین دی تھی رد کردیا۔ اب ہمارا یہ فرض ہوگیا ہے کہ ہم اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے پوری تیزی کے ساتھ اپنی عملی کوششین جاری رکھین تاکہ دُنیا کو معلوم ہوجائے کہ ہمین بھی زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔

مسئلہ خلافت کوئی معمولی مسئلہ نہین ہے بلکہ اسلام کی زیست و موت کا سوال ہے۔ اور ایشیا کی آزادی یا غلامی اسی سے وابستہ ہے۔ ایسے اہم مسئلہ کیلئے ہمین ہر قسم کی قربانیان

کرنی پڑینگی جن کے لئے ہمین ہمت اور استقلال کے ساتھ تیار ہو جانا چاہئے۔ اور حکومت برطانیہ کو دکھا دینا چاہئے کہ مسلمان ہرگز ہرگز اپنے مذہبی حقوق سے دست بردار نہین ہونگے۔

ترکِ موالات مسلمانانِ ہند پر شرعاً فرض قرار دیگئی ہے۔ اور حضرات علمائے کرام نے متفقہ طور پر فتوےٰ دیدیا ہے کہ ترکِ موالات ایک فرض شرعی ہے۔ لہذا اب ہر خلافت کمیٹی اور خادم خلافت کا مذہبی فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے اپنی پوری طاقت صرف کردے اور حکومت کیطرف سے جو سختیان کیجائین انکو صبر، ہمت، اور استقلال سے برداشت کر کے اپنی قوتِ ایمانی کا ثبوت دے۔

ترکِ موالات کا پہلا قدم یہ ہے کہ سرکاری خطابات اور اعزازی عہدے گورنمنٹ کو واپس کردئے جائین۔ ایک سچے مسلمان کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہین کہ وہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ایک دنیوی حکومت کے دئے ہوئے خطابات اور اعزازات سے دست بردار ہو جائے۔ قرآن کریم مین ارشاد ہے ایبتغون عندھم العزۃ وان العزۃ للہ جمیعاً (وہ (منافقین) کافرونکی دی ہوئی عزت کے خواہان ہین حالانکہ تمام عزتین صرف خدا ہی کیلئے ہین اور وہی عزتون کا دینے والا ہے)

کمیٹیون کا فرض ہے کہ وہ خطاب یافتہ لوگونکو انکے مذہبی فرائض سے آگاہ کرین اور انہین سمجھائین کہ خلافتِ اسلامیہ کے تحفظ کیلئے دنیوی اعزازات کا ترک کردینا نہایت معمولی اور آسان بات ہے۔ حالانکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کیلئے اسلام مسلمانون سے بڑی بڑی قربانیون کی توقع رکھتا ہے۔

اسیطرح لوگونکو سمجھایا جائے کہ وہ گورنمنٹ کے دربارون اور دیگر سرکاری وغیر سرکاری جلسون مین جو عمالِ سرکاری کیطرف سے یا انکے اعزاز مین منعقد کئے جائین قطعی شرکت نہ کرین۔ حدیث شریف مین وارد ہے:۔ من کثر سواد قومٍ فھو منھم (جو شخص کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہی مین سے ہے)

صوبہ کی خلافت کمیٹیون کو چاہئے کہ وہ اپنے صوبہ کے خطاب یافتون اور اعزازی عہدہ دارون کی فہرست مرتب کرین اور انکے پاس ذی اثر اصحاب کو بھیجین جو انہین نرمی اور ملائمت کیساتھ

خطابات اور اعزازات کو ترک کرنیکی ترغیب دین۔ جو حضرات خطابات اور اعزازات چھوڑ دین انکے نام اخبارات مین شایع کئے جائین اور نیز سنٹرل خلافت کمیٹی کو بھی بھیجدئے جائین تاکہ ترکِ موالات کے متعلق ملک کی رفتار کا اندازہ ہو سکے۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ والدین اپنے بچونکو سرکاری یا امدادی مدارس مین ہرگز نہ بھیجین۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچونکو ایسے مدارس مین تعلیم نہ دلوائین جہان ہماری قومی روح کو تباہ کیا جارہا ہو ہماری غیرت اسلامی اسبات کی ہرگز اجازت نہین دیسکتی کہ ہم اپنے بچونکی تعلیم و تربیت ایک ایسی حکومت کے سپرد کرین جو ہمارے مذہب و ملت کی بیحرمتی کی ذمہ دار ہے۔

یہ خیال خود غرضی پر مبنی ہے کہ بچونکو سرکاری مدارس سے نکال لینے سے انکی تعلیم مین ہرج ہوگا۔ جو لوگ اس خیال کے حامی ہین وہ بقول مہاتما گاندھی جی مسئلہ خلافت کی اہمیت کو محسوس نہین کرتے۔ اسکے متعلق مہاتما جی نے نہایت معقول اور مُدلّل بحث کی ہے۔ وہ فرماتے ہین:-

"مجھے اس امر کے باور کرنے مین ذرا بھی تامل نہین کہ جب ہندوستان کے نوجوان لڑکے اور لڑکیان اسبات کو پورے طور پر محسوس کر لینگے کہ واقعات پنجاب سے ہماری کسقدر توہین اور تذلیل ہوئی ہے یا اسبات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینگے کہ مسئلۂ خلافت کے متعلق صریح عہود و مواثیق کی خلاف ورزی کے کیا معنی ہین تو وہ بلا چون و چرا سرکاری مدارس کو خالی کر دینگے۔ جسوقت اُنھون نے سرکاری مدارس کو چھوڑ دیا تو جو اخلاقی تعلیم اُنھین اُسوقت حاصل ہوگی وہ اِس عارضی نقصان کی بہ نسبت کہین زیادہ مفید اور سود مند ثابت ہوگی جو دماغی تعلیم مین واقع ہو اس سے ہمارے قومی جذبات اور حسیات مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا"

علاوہ ازین اس سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہم گورنمنٹ کی امداد کے بغیر اپنی تعلیم اپنے ہاتھ مین لے سکینگے جو قومی ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

سرکاری مدارس کو خالی کر دینے سے قوم کو جلد سے جلد اپنے مدارس قائم کرنیکی ضرورت محسوس ہوگی اور عارضی نقصان مستقل فائدہ مین مبدل ہو جائیگا۔ جن مدارس کو سرکاری امداد ملتی ہے اُنکے منتظمین کو چاہیے کہ وہ امداد لینے سے قطعی انکار کر دین اور چندہ فراہم کرکے اس

مالی کمی کو پورا کرلین۔ اس سے دو فائدے حاصل ہونگے۔ ایک تو مدارس سرکاری نگرانی سے آزاد ہوجائین گے جو قومی تعلیم کے اجراء کیلئے اشد ضروری ہے۔ اور دوسرے چندہ دینے والون اور نیز طلباء کے دلمین قومی احساس پیدا ہوگا اور ہر شخص قومی تعلیم کے متعلق اپنی ذمہ داری کو محسوس کرلیگا۔

پس ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ خلافت اسلامیہ کی حفاظت کو اپنے بچونکی تعلیم پر مقدم سمجھے اور موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری مدارس کو بائیکاٹ کردے۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ وکیل اپنی وکالت چھوڑدین اور سرکاری کچہریوںمین مقدمات کی پیروی نہ کرین۔ اپنی قومی عدالتین قایم کرین اور انہی کے ذریعہ سے مقدمات کا فیصلہ کیا کرین

چوتھی بات یہ ہے کہ عراق عرب اور ان ممالکِ اسلامیہ مین جہان سلطنت برطانیہ اور اتحادیون کا انصاف وحق پرستی اور عہود و مواثیق کے خلاف قبضہ ہے۔ کوئی شخص فوجی یا دوسری ملازمت قبول نہ کرے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جسکی توضیح کی چندان ضرورت نہین۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جزیرۃ العرب اور مقامات مقدسہ اسلام کی جان و مال سے حفاظت کرے اور اُسے دُشمنان اسلام کی دست بُرد سے بچائے نہ کہ وہان غیر مسلم حکومتون کا اقتدار قایم کرے۔

پانچوان مرحلہ یہ ہے کہ سرکار کو کسی قسم کی مالی امداد نہ دی جائے اور نہ ہی مالی امداد قبول کیجائے۔ کیونکہ جو شخص موجودہ صورت مین کسی قسم کی مالی امداد دیگا وہ گویا ایک ایسی حکومت کو مضبوط کررہا ہے جسکی موجودہ پالیسی اسلام کی بیخکنی کا باعث ہوگی۔

چھٹی بات یہ ہے کہ اصلاح شدہ کونسلون سے علیحدگی اختیار کیجائے۔ اگر کوئی شخص کونسل کا امیدوار ہو تو رائے دہندگان ایسے امیدوار کیلئے رائے دینے سے انکار کردین۔

اِن تمام امور کے علاوہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ حتی الامکان بیرونی ممالک کی اشیاء کو بائیکاٹ کرے اور سودیشی کی تحریک کو کامیاب بنانے مین دل وجان سے کوشش کرے۔

مسلمانون کیلئے یہ سخت امتحان کا وقت ہے۔ ایسے نازک وقت مین ہمین اپنے ایمان کو

مضبوط کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ مین ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے ہماری عملی کارروائی سے یورپ کی حکومتین اندازہ کر سکین گی کہ آیا ہم عزت کی زندگی بسر کرنیکے مستحق ہین یا نہین اور ہمین اپنے دین و مذہب کا کسقدر لحاظ ہے۔ اگر اسوقت ہم نے ذراسی بھی ایمانی کمزوری دکھائی تو پھر دین و دنیا دونون سے ہاتھ دھو بیٹھینگے۔

لہذا تمام مسلمانونکا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ خلافت کمیٹیان قائم کرین اور لوگونکو ترک موالات پر عمل درآمد کرنیکے لئے تیار کرین۔

اخیر مین اتنا عرض کرنا نہایت ضروری ہے کہ ہماری تمام کوششین ناکارگر ہونگی اور نہ قائم رہ سکینگی اگر تمام ہندوستان کے گوشے گوشے مین خلافت کمیٹیان قائم نہ ہوئین اور فدایان اسلام کمر ہمت باندھکر فراہمی چندہ کیلئے فوراً نہ کھڑے ہو گئے۔ ہر مقام سے اور ہر مسلمان سے چاہے کتنی ہی حقیر رقم کیون نہ ہو اسلام کی بقا کے لئے وصول کیجائے۔ اور ان تھک کوششون کے ساتھ گھر گھر روپیہ مانگ کر تیس لاکھ کی رقم جلد سے جلد خلافت کمیٹی کے بیت المال مین داخل کر دی جائے۔

ہم نہایت ادب سے اس اہم کام کیطرف تمام ہندوستان کے مسلمانونکی عموماً اور خدام خلافت اور خلافت کمیٹیون کی خصوصاً توجہ منذول کرتے ہین کہ وہ اس کام کا فوراً اجرا کر دین۔

فہرستین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے خلافت کا کام کرنیوالے حضرات نے خود اپنا ذاتی چندہ نہین دیا۔ تمام خلافت کے عہدہ داران و اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اپنا ذاتی چندہ لکھوائین اور گھر گھر سے چندہ وصول کرین اور اخیر اکتوبر یا ۱۵ نومبر تک رقم مطلوبہ مہیا کر دین۔

سنٹرل خلافت کمیٹی کیطرف سے بامید منظوری ایک لاکھ کی رقم سفیر صاحب افغانستان کی معرفت اعلیحضرت غازی امیر امان اللہ خان صاحب تاجدار خود مختار افغانستان کی خدمت مین مہاجرین کی امداد کے لئے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ ہجرت کے بارہ مین جو مراسلات سفیر صاحب اور کمیٹی کے درمیان ہوئی ہے وہ برائے ملاحظہ شایع کیجاتی ہے وہو ہذا

نقل خط منجانب مولٰنا شوکت علی صاحب آنریری سکرٹری

سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا

بخدمت ہز اکسیلینسی سفیر صاحب دولتِ افغانستان مقیم شملہ

ترچناپلی (مدراس) مورخہ ۱۷ اراگسٹ ۱۹۲۰ء

حضور والا۔ سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا بمبئی نے مسلمانان ہند کے سخت اصرار پر اپنے اجلاس مورخہ ۱۰ اراگسٹ ۱۹۲۰ء کی قرارداد کے مطابق ہندوستان مین ہجرت کی تحریک کو اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے۔

لہذا مین حضور سے استدعا کرتا ہون کہ جسقدر جلد ممکن ہو آپ مفصلۂ ذیل امورات کے متعلق کمیٹی کو بغرض ہدایت مطلع فرمائین۔

۱۔ اعلیٰحضرت غازی امیر امان اللہ خان زاد اللہ ملکہ وشرفہ کی مملکت مین کتنے مہاجرین پناہ گزین ہو سکتے ہین۔

۲۔ کتنے مہاجرین حدودِ افغانستان سے گذر کر وسط ایشیا کی خودمختار اسلامی ریاستون مین پناہ گزین ہو سکتے ہین۔

۳۔ مہاجرین کس عمر کے ہون۔ اور کیا صفات رکھتے ہون یعنی صناع، ڈاکٹر، دستکار، بجلی کا کام جاننے والے، انجنیر یا دوسرے پیشہ ور وغیرہ۔

۴۔ سنٹرل خلافت کمیٹی کو ان امورات کے متعلق تفصیل کی ضرورت ہے تاکہ ہجرت کی تحریک کو باقاعدگی کے ساتھ جاری کیا جائے۔ اور صرف ایسے مسلمانونکی امداد کیجائے جو جس ملک مین ہجرت کر کے جائین وہان بار ثابت نہ ہون۔

اسوقت کمیٹی اس امر پر زور دیتی ہے کہ صرف مضبوط اور توانا لوگ جنکے پاس کافی روپیہ ہو ہجرت کرین تاکہ وہ کم از کم ایک سال تک خود اپنے خرچ سے معمولی گذارہ کر سکین۔ تاہم ڈاکٹرون صناعون اور انجنیرون وغیرہ کو اس سے مستثنیٰ سمجھا جائے گا۔

کمیٹی اُمید کرتی ہے کہ پشاور مین خلافت کمیٹی کی ایک شاخ قائم کیجائیگی۔ اور اگر آپ ہدایت

فرمائین تو جلال آباد یا کابل مین بھی اسی قسم کی ایک شاخ قائم کیجائے۔
حضور سے استدعا ہے کہ جواب باصواب سے جلد سرفرازی بخشین۔
آپکا خادم (دستخط) شوکت علی خادم کعبہ

جواب منجانب ہزاکسلینسی سفیر صاحب افغانستان

ونڈرمیر۔ شملہ مغربی۔ یوم دوشنبہ ۳۰ راگست سنہ ۱۹۲۰ء
مکرم محترم برادرم جناب مولنا شوکت علی صاحب زاد الطافکم
السلام علیکم۔ مراسلہ جناب مؤرخی ۱۷ راگست سنہ ۱۹۲۰ء از ترچناپلی بتاریخ ۲۹ راگست سنہ ۱۹۲۰ء بدفتر سفارت رسید۔ تجاویز یکہ درباب تحریک ہجرت فکر و اختیار کردہ اید ہمہ معقول و مناسب است۔ آنچہ درباب بعضی امورات استفسارات نمودہ اید جواباً مرقوم میگردد کہ قبل ازین ہم من درین باب بدربار دولت علیہ افغانستان عریضہ نگار شدہ استصواب نمودہ ام۔ امّا تاہنوز جوابے نرسیدہ۔ امید است کہ عنقریب چون جواب رسید۔ جناب شمارا مکملاً و مفصلاً بلاتعطیل اطلاع دہی نمودہ خواہد شد۔ درباب التوائے ہجرت ہیچ احکام سرکاری بدفتر سفارت نرسیدہ مگر از دفتر پشاور اطلاع کہ التوائے ہجرت واقعاً صحیح است۔ امّا این محض برائے خیر مہاجرین است کہ انتظام و انتساق شان بدرستی شود۔ باقی از ہر باب خاطر عاطر خود را آسودہ داشتہ باشید کہ بفضل و مرحمت پروردگار ہمہ کارہا آسان خواہد شد۔ معاونت خداوندی را بدگاری ہمہ مسلمانان و خدمتگاران اسلام خواہانیم۔ زیادہ ایامکم سعید۔ فقط
(دستخط) خادم المسلمین سردار گل محمد

جواب منجانب مولنا شوکت علی صاحب

بمبئی ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء
حضور والا۔ حضور کا گرامی نامہ بندہ کے عریضہ مرقومہ ۱۷ راگسٹ کے جواب مین جو کہ مدراس مین بندہ کی علالت کے سبب دیر سے ڈاک مین بھیجا گیا تھا موصول ہوا۔ جناب کے خط

کا خلاصہ اخبارات مین شایع کروا دیا گیا ہے تاکہ مسلمانون کو اطمینان ہو جائے کہ حسب توقع مہاجرین ہندی کے آرام و آسایش کے لئے افغانستان مین ہر طرح کا انتظام کر دیا جائے گا۔

مین سنٹرل خلافت کمیٹی کیطرف سے استدعا کرتا ہون کہ حضور مسلمانان ہند کے مشہور و مستند قائد و عالم مولٰنا ابو الکلام صاحب آزاد اور سنٹرل خلافت کمیٹی کے آنریری سکرٹری مسٹر یعقوب حسن کو شرف باریابی بخشین۔

اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ کمیٹی کی بامید منظوری ایک لاکھ روپیہ کی رقم بطور قسط اول مہاجرین ہندی کی امداد کیلئے حضور کی وساطت سے افغانستان بھیجی جائے۔ موسم سرما آرہا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ مہاجرین کیلئے جائے رہایش اور ضروری کپڑے مہیا کر دئے جائین۔ ہم جانتے ہین کہ یہ ایک قلیل رقم ہے مگر ہمین امید ہے کہ مسلمانونکی سرگرم امداد سے ہم اعلیحضرت غازی امیر امان اللہ خان زاد اللہ ملکہ و شرفہ کی حکومت کو مہاجرین ہندی کی امداد کے متعلق سبکدوش کر سکین گے۔ ہمین اس امر کا کامل یقین ہے کہ اگر ہندوستان سے ان مہاجرین کیلئے کوئی امداد نہ بھیجی جاتی تو بھی اعلیحضرت اُنکی حکومت اور خدا ترس افغان اپنا اسلامی فرض خوشی سے بجا لاتے اور اسطرح سے دنیا اور آخرت مین عزت اور ثواب حاصل کرتے۔

ہم نے مولٰنا صاحب موصوف اور مسٹر یعقوب حسن سے استدعا کی ہے کہ وہ حضور کے سامنے سنٹرل خلافت کمیٹی کیطرف سے ایک ایسا وفد افغانستان بھیجنے کی ضرورت کو پیش کرین جو کابل جا کر مہاجرین کی حالت کا اندازہ کرے اور اُنکے متعلق جو انتظامات کئے گئے ہین انکی اطلاع دے۔ یہ وفد مہاجرین ہندی کو دولت افغانستان کی خواہشات سمجھا سکیگا اور انھین ہدایت دیگا کہ وہ دولت افغانستان کے دانشمندانہ اسلامی فیصلونکی خوشی سے تعمیل کرین۔ ہم حضور سے استدعا کرتے ہین کہ حضور مہربانی فرما کر اس وفد کے چار پانچ ذمہ دار اراکین کیلئے اجازت اور پروانہ راہداری حاصل کرین۔ تاکہ وہ اعلیحضرت امیر صاحب کی خدمت مین حاضر ہو کر انکے وزرا کے مشورہ کے بعد اطمینان وہ تصفیہ

کرلین۔ حضور کو معلوم ہوگا کہ خود غرض لوگ اور اسلام اور مسلمانون کے دشمن غلط فہمیان پھیلا رہے ہین۔ اس لحاظ سے ہمارا وفد براہِ راست واقفیت حاصل کرنے اور دولتِ افغانستان کی خواہشات اور قانون افغانستان کی ضروریات کو معلوم کرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے ایک ایسا طرزِ عمل اختیار کریگا جس سے تمام آئندہ مشکلات کا خوف رفع ہوجائے ہم حضور سے استدعا کرتے ہین کہ حضور اس معاملہ کو جلد سرانجام دین۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اسلام کو فتحمندی اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کا تابعدار (دستخط) شوکت علی خادمِ کعبہ

جوابُ الجواب منجانب ہز اکسلینسی سفیر صاحب افغانستان

شملہ۔ یوم شنبہ۔ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء

مشفق محترم برادرم مولٰنا شوکت علی صاحب زاد اشفاقہ

بعد از ادای مراسم اخوت مشہود خاطر محبّت مظاہر اینکہ گرامی نامۂ شما مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء رسید۔ از کوائفِ مندرجہ آن دانستہ شدہ از صحتمندی و سلامتی شما مُسرت زیاد رُخ نمود آنچہ در باب پذیرائی فضیلت و سعادت ہمراہ مولانا ابوالکلام صاحب و مسٹر یعقوب حسن صاحب تحریر داشتہ بودید ما بسر و چشم برائے پذیرائی اینچنین ذواتِ بزرگوار آمادہ ہستیم ؎

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست   کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

جواب مراسلۂ سابق شما مطابق خواہش ما بما رسیدہ۔ معاملات حسب دلخواہ است۔ در کارِ مہاجرین التوا بر طرف شدہ۔ معطلی برائے انتظام مہاجرین بود نہ برائے انسدادِ آنہا چنانچہ رفتن مہاجرین بہ افغانستان باز اجازت شدہ۔ اینکہ ہر دو صاحبان موصوف بما ملاقی شوند حقیقتِ احوال مفصلاً برائے شان واضح کردہ خواہد شد۔ اگر در آمدنِ شان قدرے تعطیل یا تاخیر باشد بنویسید کہ ہمان کیفیت را مفصلاً مستقیماً بخدمتِ شما فرستادہ شود۔ نیز اطلاعاً عرض است کہ مکتوبِ جدید شما را عیناً بحضور معلیٰ فرستادیم۔ در بارۂ آن ہر جوابے کہ سرفراز شدیم بشما فوراً اطلاع دہی نمودہ خواہد شد۔ باقی خود و شما و

جمیع اہالی اسلام را بحصول مقاصدات دینی و دنیوی فائز و کامیاب میخواہیم۔ از تاریخ ورود جناب مولانا بہ شملہ اطلاع بدہید کہ دانستہ شویم۔ زیادہ ایامکم سعید و الطافکم مزید۔

(دستخط) خادم المسلمین گل محمد سفیر

سمرنا کے مظلومین کی امداد کے لیئے ایک لاکھ کی مزید رقم بھیجنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ پراپیگنڈا (اشاعت و تبلیغ) کے کام کے لیئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا **تیس لاکھ** کی رقم سنٹرل خلافت کمیٹی کے بیت المال مین جلد سے جلد داخل ہو جانی چاہیئے۔

کانگریس کمیٹی کی ہدایات ارسال کیجاتی ہین اُمید ہے یہ ہدایات بھی مفید ثابت ہونگی

فقط والسلام

آپکا خادم

شوکت علی۔ یعقوب حسن۔ احمد حاجی صدیق کھتری۔ سیف الدین کچلو

آنریری سکرٹریان۔ سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا۔ بھنڈی بازار۔ بمبئی

تجاویز منظور شدہ

اجلاس چہارم

آل انڈیا خلافت کانفرنس

جو بصدارت عالیجناب مولانا شاہ عبد الماجد صاحب قادری بدایونی کلکتہ مین بتاریخ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء منعقد ہوا تھا

۱

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اپنے سابقہ فیصلہ کی بزور توثیق کرتا ہے کہ خلافت مقدسہ اسلامیہ کے متعلق سلطنت برطانیہ اور اُسکے حلیفون کی روش اور ترکی عہد نامہ کی جابرانہ اور غیر منصفانہ شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے جنھین دنیائے اسلام ہرگز قبول نہین کرسکتی مسلمانان ہند کے لئے بجز اس کے اور کوئی چارہ نہین کہ آخر وقت تک اس عہد نامہ کے خلاف اپنی جد وجہد کا سلسلہ جاری رکھین تا آنکہ خلافت اسلامیہ کے دینی و دنیوی اقتدارات بحال ہوکر اسی حالت مین آجائین جو جنگ سے پہلے تھے۔

محرک :- پنڈت رام بھجدت صاحب چودھری لاہور

مؤید :- ڈاکٹر راس کمار چکرورتی۔ ڈھاکہ

۲

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے اس اجلاس کو ہندوستان کے اُن مسلمانون کے ساتھ جو ادائے فرض اور اعلائے کلمۃ الحق کیلئے اس ملک سے ہجرت کرچکے ہین یا کرنا چاہتے ہین پوری ہمدردی ہے۔ اور اس پاک مقصد کی تکمیل کیلئے کانفرنس ایسے مسلمانون کی امداد کرنا اپنا فرض خیال کرتی ہے۔ اور تجویز کرتی ہے کہ سنٹرل خلافت کمیٹی مسئلہ ہجرت کو اپنے نظام عمل مین شریک کرکے باقاعدہ طور پر مہاجرین کی روانگی کا انتظام اپنے ذمے لے۔

محرک :- مولوی عبد الغفور صاحب پشاور

مؤید:۔ مولوی عطاء اللہ صاحب۔ امرتسر

مؤید ثانی:۔ مولنا شوکت علیصاحب خادم کعبہ

۳۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت برطانیہ کی اس حکمت عملی کے خلاف جو اسنے بعض ممالک اسلامیہ مین عموماً اور مرکز خلافت اور عراق عرب مین خصوصاً اختیار کر رکھی ہی سختی سے اعتراض کرتا ہی اور ظاہر کرتا ہی کہ باوجود احکام شرعیہ کے صاف اور واضح طور پر پیش کئے جانیکے ابتک مسلمان فوجین ان ممالک مین رکھی گئی اور بھیجی جا رہی ہین۔ اور گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ اسکے اس طرز عمل سے مسلمانون کے جذبات کو مزید اشتعال ہو رہا ہے جسکے نتائج کی ذمہ داری خود گورنمنٹ پر عائد ہوگی۔

محرک:۔ نواب غلام محمد صاحب کلامی (مدراس) مؤید:۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب (بالا گھاٹ)

۴۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین و امیر المومنین کی اس بیکسی و مجبوری پر جسنے انھین دول متحدہ کے ظالمانہ فیصلہ کو کرہاً تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا اپنے دلی رنج اور اس جابرانہ فیصلہ کے صادر کرنیوالونکے خلاف غصہ کا اظہار کرتا ہی۔ اور حضور اقدس و اعلی کو یقین دلاتا ہے کہ جبتک حضور ممدوح کے وہ اقتدارات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہونیکی حیثیت سے آپکو حاصل ہین بحال نہ ہو جائینگے مسلمانان ہند کبھی چین سے نہ بیٹھینگے۔ اور اقتدارات خلافت کی بحالی کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا اپنے لئے موجب سعادت ابدی تصور کرینگے۔

منجانب جناب صدر صاحب

۵۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اعلیحضرت امیر امان اللہ خان غازی تاجدار خود مختار افغانستان کی اس اسلامی ہمدردی کا جو حضور ممدوح نے ہندی مہاجرین کے ساتھ اسوقت تک ظاہر فرمائی ہے شکریہ ادا کرتا ہے اور امید کرتا ہی کہ مہاجرین ہند کیلئے حضور ممدوح کی حکومت کیطرف سے آئندہ بھی ہر طرح کی آسانیان بہم پہنچائی جائینگی

محرک:۔ مولوی ظفر علیخانصاحب اوڈیٹر زمیندار لاہور۔ مؤید:۔ مولوی محمد اکرم خانصاحب کلکتہ

مؤید ثانی:۔ ملک لعل خانصاحب گوجرانوالہ پنجاب

۶ یہ کانفرنس ہندوؤن اور مسلمانون کے اتحاد کو اس ملک کی آئندہ فلاح و بہبود کیلئے لازمی خیال کرتی ہے اور خدائے قدوس کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ یہ اتحاد عملی طور پر روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

محرک:۔ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو۔ مؤید:۔ مولانا حسرت موہانی صاحب

۷۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانان ہند سے استدعا کرتا ہے کہ مسئلہ خلافت کی تمام مراحل و مقاصد کی تکمیل کیلئے سردست تمیس لاکھ روپیہ کی رقم جلدی جلد فراہم کرین

منجانب جناب صدر صاحب

۸۔ یہ اجلاس تمام صوبونکی خلافت کمیٹیون سے درخواست کرتا ہے کہ اپنے اپنے صوبونمین ہر خلافت کمیٹی کے ماتحت رضاکارونکے جیش کے قیام کا انتظام کرین تاکہ انتظام محاسن، قیام امن و امان، تحصیل سرمایہ اور عدم تعاون کے متعلق کوشش اور سعی کرین۔

منجانب جناب صدر صاحب

۹۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ایک وفد تمام بڑے بڑے سجادہ نشینون اور مشایخ و علما کی خدمت مین حاضر ہوکر ان فرائض کیطرف انھین توجہ دلائے جو خلافت کیطرف سے انپر عائد ہوتے ہین۔

منجانب جناب صدر صاحب

۱۰۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کے اُن اصحاب کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے جو مسئلہ خلافت کیوجہ سے حکام کی بیجا سختیون کا شکار ہوئے ہین۔ اور امید کرتا ہے کہ وہ اصحاب ان مصائب کو جو انپر خدمت اسلام کرتے ہوئے نازل ہوئے ہین نہایت استقامت اور ثبات کے ساتھ برداشت کرکے اپنے جملہ بھائیون کے لئے موجب ہدایت ثابت ہونگے۔

نیز یہ کانفرنس نہایت واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ حکومت صوبہ سرحدی و سندھ خلافت اور ہجرت جیسی مذہبی اور اہم تحریکون کو نہایت ناجائز اور ظالمانہ طریقون سے دبانیکی کوشش کر رہی ہین اور اسطرح گویا فساد اور نقص امن کو از خود دعوت دے رہی ہین

جسکی ذمہ داری تمامتر انکے سر پر عائد ہوگی۔

۱۱۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانان ہند کیطرف سے اہل مصر کیخدمت مین جو انکی برادران دینی ہین اُس شاندار جد و جہد اور بدیع المنزلت قربانیون پر صدق دل سے ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے جنکی بدولت انھین قومی آزادی کی نعمت میسر ہوئی۔ اور اُمید رکھتا ہے کہ اہل مصر کی ان قیمتی کوششونکا سلسلہ خلافت اسلامیہ کی دینی و دنیوی اقتدار کی بحالی کیلیے برابر جاری رہیگا تا آنکہ مقصد عالیہ جو ہندوستان اور تمام دُنیاے اسلام کے پیش نظر ہے حاصل ہو جائے۔

محرک:۔ سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری بمبئی۔ مؤید:۔ مسٹر عبد الغنی چودھری بمبئی

۱۲۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس پورے یقین اور وثوق کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ ترک موالات پر عمل کرنا مسلمانون کا شرعی فرض ہے۔ اور مسئلہ خلافت کی جد و جہد مین سب سے پہلے ہمین اپنی متفقہ کوشش اسی بات کیلیے وقف کر دینی چاہیے کہ مسلمانانِ ہند اس فرض شرعی کو پوری طرح انجام دین۔

محرک:۔ مولوی سید حسین میانصاحب پھلواری۔ مؤید:۔ پنڈت نیکی رام صاحب شرما

مؤید ثانی:۔ بابو لیلیت موہن گھوشا صاحب کلکتہ

